Saadullah Quadri
Depart. of Persian
O.C.P.C.

B.A. III (Hm)
Paper VI

محمد تقی بہار مشہدی کی نظم :-

جغد جنگ :-

فغان ز جغد جنگ و مرغوای او
که تا ابد بریده باد نای او

فارسی کے شعرا نے اپنی شاعری کے ذریعہ صلح و آشتی کا پیغام دیا ہے اور جنگ جدال سے دور رہنے کی تلقین کی ہے. بہار مشہدی نے اس نظم میں بھی جنگ اور اس کے بعد اسکی ہولناکیوں کا تذکرہ کیا ہے

بہار مشہدی کی پیش نظر نظم جغد جنگ بھی ایسے ہی موضوع سے تعلق رکھتی ہے. بہار کی یہ نظم تین بندوں پر مشتمل ہے جس میں کل ۶۲ اشعار ہیں.

بہار نے اپنی نظم کا عنوان اس کے پہلے مصرعہ سے اخذ کیا ہے. جغد کے معنی اگرچہ اُلو کے ہیں لیکن شاعر نے اسے حماقت اور نحوست کے مفہوم میں استعمال کیا ہے. جس طرح فاختہ کو امن اور خوشحالی کی علامت سمجھا جاتا ہے. اسی طرح اُلو کو نحوست کی نشانی تصور کیا جاتا ہے. نظم کے پہلے بند میں شاعر نے جنگ کی ہولناک مناظر اور اس کے بھیانک انجام کی عکاسی کی ہے.

Scanned with CamScanner

جنگ کی ہولناکیوں اور اسکے خوف و ہراس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ
جنگ کا پرندہ خون کھا رہا ہے۔ اور انسانی ہڈیوں سے اپنی غذا حاصل
کر رہا ہے۔ اور اس نے ہر طرف خوف و ہراس کی فضا پیدا کر دی ہے
اور جنگی آلوں توپ و تفنگ کی آواز نے ماحول کا سکون
چھین لیا ہے اور اسکی خوفناکی کا عالم یہ ہے کہ موت اسکے
پیچھے پیچھے اسی طرح گھوم رہی ہے کہ جیسے مرغی کے بچے اپنی ماں
کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ اس جغد جنگ نے فضا میں
جہنم کا سا سماں پیدا کر دیا ہے ہر طرف آگ اور دھواں ہے
اور اسکے نتیجے میں اشک و آہ اور گریہ زاری کے مناظر دکھائی
دے رہے ہیں۔ جنگ کا یہ منحوس پرندہ جس خطۂ زمین سے
گذرتا ہے وہاں موت کا ایک کہرام مچا دیتا ہے۔

اس کے بعد شاعر نے جنگ اور اسکی تباہیوں سے
بچنے کی ترغیب دی ہے۔

اس کے بعد دوسرے بند میں شاعر نے صلح و آشتی کے گذرے
ہوئے ایام کی یادیں تازہ کی ہیں اور کہا کہ وہ دن کہاں
گئے جب ہر طرف بہادری اور سچائی کا ماحول بالا تھا لوگوں کے دل
خوش اور چہرے مسرور رہتے۔ اور عشق و محبت سے بھرا ماحول
جگمگا رہا تھا ہر طرف مساوات، بھائی چارگی۔ دوستی کا
ماحول اور ظاہر و باطن کی صفائی موجود تھی

Scanned with CamScanner

اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آگے بڑھیں اور
جنگ کے اُلّو کا سر کاٹ کر اس کے قدموں میں ڈال دیں تاکہ ہر طرف
جغد جنگ کے بجائے یعنی امن کی فاختائیں کھلی فضا میں پرواز
کر سکیں۔ آخر میں تین اشعار پر مشتمل آخری بند میں بہار رشیدی
نے تعقل کے انداز میں اپنی نظم کو "امید کے صلح" قرار دیا ہے۔

بہار رشیدی کی یہ نظم امن کا عقیدہ ہے اور یقیناً جو شخص فارسی ادب
و شاعری کا دلدادہ ہے وہ اس نظم کی قدر و قیمت سے آشنا ہوگا۔

مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بہار کی یہ نظم شاعرانہ محاسن
کا ہی اظہار نہیں کر رہا ہے بلکہ حقائق اور سیاسی پس منظر کے لحاظ
سے بھی بہت اہم ہے۔ بلکہ پیامی اور مقصدی شاعری کے اعتبار
سے بھی نہایت بلند پایہ تخلیق ہے۔ جس میں عصری ضرورت کا
عنصر موجود ہے۔